سلسلۂ مطبوعات امام ابن باز تعلیمی و رفاہی سوسائٹی، ۱۵

تراویح اور اعتکاف

www.KitaboSunnat.com

تالیف: علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ تعالیٰ

مترجم
أبو عدنان أشفاق سجاد السلفي
خریج الجامعة السلفية ببنارس و أستاذ جامعة الإمام ابن تيمية ببهار

مراجعة وتقديم
فضیلۃ الشیخ احمد مجتبیٰ سلفی مدنی
رکن مجلس علمی دار الدعوہ، دہلی
(و مشرف اعلیٰ امام ابن باز تعلیمی و رفاہی سوسائٹی)

باہتمام
محمد کلیم انور محمد سعید تیمی مدنی
خادم ابن باز تعلیمی رفاہی سوسائٹی

ناشر
جمعية الإمام ابن باز التعليمية الخيرية
ستلا، پوسٹ گانڈے وایا بینگاباد ضلع گریڈیہ، جھارکھنڈ (انڈیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

SL. No.15

Taraweeh Aur Eteqaf

Donation for

IMAM IBNE BAAZ EDUCATIONAL
& WELFARE SOCIETY
Union Bank of India
A/C 399502010332651
Branch: Gandey

Published By

IMAM IBNE BAAZ EDUCATIONAL & WELFARE SOCIETY

Madani Chauk, Sitla Gandey, Giridih (Jharkhand) India
Email: sadaehaque@yahoo.com Mobile: 08969147383,09973778909

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تراویح اور اعتکاف

تالیف

محدث عصر شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

اردو قالب

اشفاق سجاد سلفی

فاضل جامعہ سلفیہ، بنارس

مراجعہ وتقدیم

شیخ احمد مجتبیٰ مدنی

رکن مجلس علمی، دار الدعوہ، دہلی

اھتمام

شیخ محمد کلیم انور تیمی مدنی

مدیر جمعیۃ الامام ابن باز التعلیمیۃ الخیریۃ

ناشر

جمعیۃ الامام ابن باز التعلیمیۃ الخیریۃ

ستلا، پوسٹ گانڈے، وایا بینگا باد، ضلع گریڈیہہ، جھارکھنڈ (انڈیا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب: تراویح اوراعتکاف

مصنف: محدث عصر شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

مترجم: اشفاق سجاد سلفی

صفحات: 40

اشاعت: ۱۴۳۸ھ = ۲۰۱۷ء

تعداد: 1200

قیمت:

طابع: محمد سعید صدیقی

ناشر و ملنے کا پتہ

جمعية الامام ابن باز التعليمية الخيرية

امام ابن باز ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر سوسائٹی

ستلا، پوسٹ گانڈے، وایا بینگا باد، ضلع گریڈیہہ، جھارکھنڈ (انڈیا)۔815312

رابطہ نمبرات: 9973778909-9801364017

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقديم

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على أشرف المرسلين، وعلى آله وأصحابه أجمعين، وعلى من تبعهم باحسان الى يوم الدين.

أما بعد: فقد قال الله تعالى في كتابه العظيم، أعوذ بالله من الشيطان الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم "أطيعوا الله وأطيعوا الرسول ولاتبطلوا أعمالكم" [سوره محمد: ٣٣] وقال رسوله الكريم: "صلوا كما رأيتموني أصلي" [متفق عليه].

ناظرین کرام! زیر نظر رسالہ "تراویح اوراعتکاف" محدث عصر، فقیہ دوراں، مزاج شناس شریعت حقہ، امام محمد ناصرالدین البانی رحمہ اللہ کی گراں قدر ترتیب وتالیف ہے جو مذکورہ دونوں عبادتوں کی اہمیت وفضیلت اور طریقہ محمدی کے مطابق انہیں ادا کرنے کی تفصیل پر مشتمل ایک مختصر مگر جامع رسالہ ہے۔ کسی تالیف کی بحیثیت سلفیت معتبریت کے لیے امام موصوف کا صرف نام کافی ہے۔ اس سلسلے میں موصوف اس حدیث نبوی کے مصداق ثابت ہو چکے ہیں جس کا مفاد ہے: "جب اللہ کسی بندے سے محبت کرنے لگتا ہے تو اس کی ہر دل عزیزی سے آسمان میں فرشتوں کو مطلع فرما تا دیتا ہے تو فرشتے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر اس کی ہر دل عزیزی زمین پر اتار دی جاتی ہے تو اہل زمین اس سے محبت کرنے لگتے ہیں" (او كما قال عليه الصلاة والسلام)۔

آج عالم عرب کی دینی یونیورسٹیوں میں ایم. اے اور پی. ایچ. ڈی کے رسالوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(تھیسیسوں) یا کسی پرائیویٹ حدیثی تالیف کے اندر کسی بھی حدیث پر صحت یا ضعف سے متعلق امام البانی کے حکم کو نوٹ کیے بغیر کوئی بھی باحث یا محقق آگے نہیں بڑھتا (**ذلک فضل الله یوتیه من یشاء**)۔

آں موصوف سے بغض ونفرت صرف اور صرف بدعتی گروپ ہی کرتے ہیں، اور علماء محدثین اور ائمہ سلفیین نے بدعتی کی پہچان ہی اہل حدیثوں سے نفرت بتائی ہے، تو ان بدعتیوں کی نفرت اس قبیل سے ہے، اور بعض سلفی نقادوں کی تنقید "**المعاصرة أصل المنافرة**" کی قبیل سے ہے۔

کسی بھی کام کو عبادت کا کام قرار دینا، پھر اس کے طریقہ کو بتانا صرف اور صرف اللہ عزوجل اور اس کے حکم سے اس کے نبی آخر الزماں کا ادھیکار ہے، نماز کے بارے میں خطبہ مسنونہ میں ایک متفق علیہ حدیث گزری "**صلوا کما رأیتموني أصلي**"۔ نیز سورۂ بقرہ آیت نمبر (۲۳۹) کا یہ ٹکڑا ملاحظہ ہو: "**فاذا أمنتم فاذكروا الله كما علمكم**" (یعنی: جب تم حالت خوف سے نکل جاؤ اور امن کی حالت ہو جائے تب نماز اسی طرح پڑھو جس طرح تم کو اللہ نے بتایا ہے) (اور ظاہر بات ہے کہ اللہ نے قرآن میں حالت امن کی نماز کا طریقہ نہیں بتایا ہے، بلکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں بتایا ہے، اس کو اللہ نے اپنا بتایا ہوا طریقہ بتایا ہے، **فافهم و تدبر**!۔

اور حج کے تناظر میں اللہ عزوجل کا حکم ہے: "**فاذا أفضتم من عرفات فاذكروا الله عند المشعر الحرام، واذكروه كما هداكم**" [بقرہ:۱۹۸] (یعنی: جب تم عرفات سے واپس ہو تو اللہ کو مشعر حرام (مزدلفہ) میں یاد کرو، ویسے ہی یاد کرو جیسا کہ اس نے تم کو ہدایت کی ہے) (یعنی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت دی ہے)۔

نیز حج ہی کے تناظر میں یوم النحر (دسویں ذی الحجہ) کو خطبہ دیتے ہوئے آپ صلی اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ”خذوا عني مناسككم، لعلي لا أحج بعد عامي هذا“ (یعنی: مجھ سے تم اپنے حج کرنے کے طریقے سیکھ لو، کیوں کہ میں شاید آیندہ حج نہ کرسکوں) [مسلم]۔

ان تعلیمات الہیہ ونبویہ کی روشنی میں تمام امت محمدیہ پر فرض ہوتا ہے کہ کسی بھی عبادت کو صحیح طریقۂ محمدی کے مطابق ادا کرنے کی خاطر اس کی جانکاری حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے، کیوں کہ عبادت کی مقبولیت کے لیے جہاں اخلص یعنی ”خالصۃ لوجہ اللہ“ ہونا ضروری ہے، وہیں اصوب یعنی کتاب وسنت کے مطابق ہونا بھی ضروری ہے، ورنہ قیامت کے دن وہ عبادت رد کردی جائے گی، چاہے ہم مگن رہیں کہ ہم نے یہ اور وہ عبادت خوب خوب کی ہے، ہوسکتا ہے کہ قیامت کے دن ہمیں اس حالت سے دوچار ہونا پڑ جائے، ”الذين ضل سعيهم في الحياة الدنيا وهم يحسبون أنهم يحسنون صنعا“ [کہف:۱۰۴] (یعنی: یہ وہ ہیں جن کی دنیوی زندگی کی تمام کوششیں بیکار ہوگئیں اور وہ اس گمان میں رہے کہ وہ بہت اچھے کام کررہے ہیں)۔

مذکورہ تعلیمات الہیہ اور نبویہ پر عمل کے خواہش مند شخص کے لیے سلف صالحین سے لے کر فی زمانہ تک سلف کے طریقے پر چلنے والے محدثین، مولفین اور فقہائے کرام نے ہر عبادت کے موضوع پر احادیث صحیحہ ثابتہ کی روشنی میں بے شمار کتابیں لکھی ہیں اور یہ سلسلہ تا ہنوز جاری وساری ہے، اس سلسلے کی اہم کڑی محدث عصر وفقیہ زماں امام البانی کا یہ رسالہ بھی ہے جو مذکورہ دو عبادتوں کے صحیح اور ثابت طریقہ پر وارد احادیث کی روشنی میں ترتیب دیا ہے، **فجزاه الله عن الاسلام والمسلمين خير الجزاء**۔

زیر نظر رسالہ کا ایک ترجمہ رفیق مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن فریوائی (سابق پروفیسر جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ، ریاض) نے عرصہ تیس سال قبل اپنے مؤسسہ دارالدعوہ، لال گوپال گنج (الہ آباد) سے شائع کیا تھا، جو اب ناپید ہے، اس لیے موجودہ ترجمہ اور اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اشاعت کی ضرورت خصوصاً جھارکھنڈ کے علاقہ کے لیے ضروری تھی، جس کو معروف مولف وصحافی عزیزی **اشفاق سجاد سلفی** (استاذ جامعہ امام ابن تیمیہ، مدینۃ السلام، بہار، ومدیر سہ ماہی مجلّہ ''**صدائے حق**''، جمعیت امام ابن باز، ستلا، گریڈیہہ، جھارکھنڈ) نے انجام دیا ہے، اور سلفی (محمدی) عقیدہ ومنہج کی نشر واشاعت کے از حد متمنی عزیزی **شیخ محمد کلیم انور تیمی مدنی** (مدیر وبانی جمعیت امام ابن باز، ستلا، گریڈیہہ، جھارکھنڈ) نے اشاعت کا بیڑہ اٹھایا ہے، **فجزاهم الله عن الاسلام والمسلمين خير الجزاء**، ناچیز (تقدیم نویس) کو بھی اپنی نیک دعاؤں میں نہ بھولیں!۔ والسلام

احمد مجتبیٰ نذیر عالم مدنی
رکن مجلس علمی، دارالدعوہ، دہلی
یکم مئی ۲۰۱۷ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

الحمد لله رب العالمين، والعاقبة للمتقين، والصلاة والسلام على رسوله محمد، وعلى آله وصحبه ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين، وبعد:

روئے زمین پر اللہ رب العالمین کی بے شمار اور لاتعداد مخلوق ہے، انسان بھی مخلوق ہے مگر دوسری مخلوقات پر فوقیت و برتری رکھنے والی اور اشرف ترین۔ فضیلت وشرف رکھنے کی وجہ علم وعقل اور شعور وآگہی ہے، اللہ نے اپنے خاص فضل کے لیے جس مخلوق کا انتخاب فرمایا، وہ کوئی دوسری مخلوق نہیں، انسان ہے۔ اس کے لیے پوری کائنات کو مسخر کردیا، اس تسخیری قوت وطاقت کا مظاہرہ کرنے کے لیے انسانوں نے اپنی عقل ودانائی کا استعمال کیا اور ہر جگہ اپنا سکہ جمایا اور جابجا فتوحات وکامرانیوں کا جھنڈا لہرایا۔ انسانوں میں بری بھلی، خیر وشر اور اچھائی وخرابی کو معلوم کرنے کی صلاحیت وطاقت فطری طور پر موجود ہے، انسان چاہے تو خرابیوں کو معلوم کرکے ان کے ازالہ کی شکل وصورت پیدا کرسکتا ہے اور انسانی سماج ومعاشرہ میں بھلائیوں، اچھائیوں اور اعلیٰ نمونوں کو فروغ دے سکتا ہے، مگر جب انسانوں کی تباہی مقدر بن جاتی ہے تو سوچنے اور سمجھنے کی ساری صلاحیت مفقود ہوجاتی ہے۔ اس وقت اس صورت حال کا مشاہدہ مسلم قوم میں واضح طور پر کیا جاسکتا ہے۔

مسلمان ہندوستان میں گرچہ اقلیت میں ہیں، مگر پھر بھی افرادی اعتبار سے انڈونیشیاء کے بعد سب سے بڑی اکثریت میں ہیں، اور اس وقت سے آباد ہیں، جب یہاں اسلام کی اولین شعائیں پہنچیں۔ یہاں مسلمانوں کی آٹھ سو سالوں تک حکمرانی بھی رہی اور اس کے بعد اپنی شاندار حکومت انگریزوں کو سونپ کر محکوم اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلام بن گئے۔ انگریزوں نے ہندوستان کو اپنے تسلط میں لینے کے بعد مسلمانوں کی تہذیب وثقافت اور اسلامی شعائر وعقائد پر مختلف طریقے سے حملہ کرنا شروع کر دیا۔ چیدہ چیدہ وجید علماء کو قتل کرادیا اور بہت سارے تعلیمی مراکز بند کرادیئے، مگر پھر بھی مسلمانوں نے اپنے تہذیبی ورثے کی حفاظت کے لیے دینی درس گاہیں اور مدارس کو قائم کرنے اور باقی رکھنے کی راہ میں تن من دھن کی بازی لگادی۔ عام مسلمانوں کو اپنے دینی وتہذیبی اور مذہبی وثقافتی کردار پر قائم ودائم رہنے پر ابھارا اور اسلامی کاز کو جاری رکھنے، دینی تعلیم وتدریس کو عام کرنے اور عام مسلمانوں کو دین وشریعت کے مسئلے مسائل اور عقائد واحکام سے آگاہ رکھنے کا کام بڑی دوراندیشی اور نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا، جس کے نتیجے میں انگریزوں کی ریشہ دوانیاں ناکام ہوئیں، بلکہ انگریزوں کو وطن عزیز چھوڑنے پر مجبور کرنے والوں میں دینی مدارس ودرس گاہوں کے پاجامہ کرتا اور لنگی وٹوپی زیب تن کرنے والے اور باریش وہ اساتذہ وطلبہ بھی تھے، جنھیں آج شکوک وشبہات کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔

اگر وطن عزیز کے مغرب ومشرق میں پھیلے ہوئے مدارس وجامعات کے کردار پر منصفانہ نظر ڈالی جائے تو یہ حقیقت منکشف ہوکر سامنے آئے گی کہ اس ملک کی تعمیر وترقی اور داخلی امن واستحکام کے لیے یہ مدارس وجامعات ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بقول شیخ اصغر علی امام مہدی سلفی رحفظہ اللہ: ”ہندوستان میں وطن عزیز کو صالح بنیادوں پر تعمیر وترقی سے ہمکنار کرنے کے لیے سچے، ایماندار، فرض شناس، امن پسند اور انسانی اخوت ومحبت، رحم ومروت سے سرشار شہری فراہم کرنے کے لیے مدارس اسلامیہ کی ضرورت ویسی ہی ناگزیر رہے گی، جیسے خود اسلام اور مسلمانوں کے اسلامی تشخص کے تحفظ وبقا اور نشر واشاعت کے لیے، کیوں کہ مدارس اسلامیہ جہاں دین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے قلعے ہیں، وہیں خدمت انسانیت کے مراکز بھی ہیں۔لٰہذا ہر حال میں مدارس کی اہمیت اور ضرورت مسلم ہے"۔[مدارس اہل حدیث۔تاریخی دستاویز:۱۲]

تعلیم وتربیت اور دعوت وتبلیغ کسی بھی قوم کی تعمیر وترقی کا زینہ ہےاور اس سے پہلوتہی اس کے زوال وانحطاط وعالمی نقشہ سے حرف غلط کی طرح مٹ جانے کا بھیانک سبب۔یہی وجہ ہے کہ جس قوم نے ترقی کی منزلیں طے کرنے کی فکر کی تو اس نے اس جانب غیر معمولی توجہ صرف کی۔جھارکھنڈ ایک ایسا صوبہ ہے، جہاں قبائلی اقوام (آدی واسیوں) کی آبادی قدیم اور بہت بڑی ہے۔یہ قوم ماضی میں بڑی مظلوم ومقہور رہی، جو بھی حکومت برسر اقتدار رہی اس نے اس قوم پر ہر طرح کی ظلم وزیادتی روا رکھی۔آدی واسیوں نے اپنے اوپر ہونے والی ظلم وزیادتی سے تنگ آ کر جنگلوں اور پہاڑی خطوں میں روپوش ہوکر زندگی گذارنے میں عافیت محسوس کی۔اس قوم کو ہمدردی، معیشت ومعاشرت کی سہولیات، تعلیم وعلاج کے مواقع اور دوسری آسانیاں درکار تھیں۔اس راہ میں ان کا مسیحا بن کر عیسائی قوم آگے آئی، جس نے ان کے رستے زخم کا مداوا کیا اور انہیں ہر طرح کی حیرت انگیز سہولیات مفت فراہم کیں۔نتیجہ کے طور پر برسہا برس سے کسمپرسی کی زندگی گذار رہی اس قوم نے عیسائیت قبول کرنا شروع کر دیا، اور آج ایک بڑی تعداد عیسائیت کو گلے لگا چکی ہے۔آدی واسیوں کی دیکھا دیکھی بعض کمزور عقیدہ اور کمزور طبقہ کے مسلمانوں نے بھی عیسائیوں کی جانب سے فراہم کی جانے والی سہولیات سے مستفید ہونے کے لیے عیسائیت سے قریب ہونا شروع کر دیا۔دوسری طرف بعض نام نہاد مسلم فرقوں جیسے قادیانیوں اور اہل قرآن (حدیث اور اس کی حجیت کے منکرین) کا ظہور ہوا، جنہوں نے جاہلوں اور کم پڑھے لکھے مسلمانوں کو اپنے دام تزویر میں پھانسنا شروع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا اور کئی جگہوں میں اپنے پر پھیلانے میں کامیاب ہو گئے۔

ایسی صورت حال میں مسلم دعاۃ و مفکرین کو تین اقسام کے چیلنجز کا سامنا ہونے لگا، اول یہ کہ تعلیم و تربیت اور دعوت و تبلیغ کی اشاعت، دوم عیسائیت کے تبلیغی مشن سے مسلمانوں کو باز رکھنا، اور سوم یہ کہ قادیانیوں اور منکرین حدیث کا دفاع اور تردید کرنا۔

ان سب تحدیات و چیلنجز کا مقابلہ کرنے کی واحد صورت و شکل یہ نظر آئی کہ مدارس و جامعات کا جال بچھایا جائے اور ان کے پلیٹ فارم سے کوششیں کی جائے۔ نئی نسل کو تعلیم و تربیت سے آراستہ کیا جائے، دینی و عصری دونوں قسم کی تعلیم کے زیور سے پیراستہ کیا جائے، اور دعوت و تبلیغ کے ذریعہ عیسائیت، قادیانیت اور منکرین حدیث کی ریشہ دوانیوں کا مقابلہ کیا جائے۔ ان نیک مقاصد کے تحت خطۂ جھارکھنڈ کے شمال و جنوب میں مدارس و جامعات کے کھلنے کا لامتناہی سلسلہ چل پڑا، اور سب نے اپنی اپنی طاقت و بساط بھر کوششیں کیں۔

صحیح اسلامی عقائد کی ترویج و اشاعت کے باب میں عالمی اسلامک یونیورسٹی ''جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ'' کے زریں کارناموں کا کون انکار کرسکتا ہے، جس نے عالم اسلام کے ہر خطہ سے نئی نسل کے داخلے منظور کر کے اور انہیں صحیح اسلامی عقائد و تعلیمات سے آراستہ کر کے قرآن کریم کے حکم ''ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ ہر جماعت کے کچھ لوگ نکلیں، تاکہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور جب اپنی قوم کے پاس واپس لوٹیں تو انہیں ڈرائیں، تاکہ وہ برے کاموں سے پرہیز کریں''۔ [توبہ: ۱۲۲] کی بجا آوری کے لیے ان کی قوم و وطن میں واپس بھیجنے کا سلسلہ شروع کیا۔ ان فارغین جامعہ اسلامیہ نے ہندوستان کے دوسرے مدارس و جامعات کے فارغین کے ساتھ مل کر نئے نئے مدارس و جامعات اور مراکز دعوت و تبلیغ کھولنے اور چلانے کا مبارک سلسلہ شروع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا، جس کی ایک کڑی ''جمعية الإمام ابن باز التعليمية الخيرية'' (امام ابن باز ایجوکیشنل اینڈ ویلفئر سوسائٹی) بھی ہے۔ اس کا قیام ۶ /اگست ۲۰۱۰ء کو عمل میں آیا، اس کے کچھ ہی دنوں بعد یعنی ۱۷/ستمبر ۲۰۱۰ء کو ''معہد زید بن ثابت لتحفیظ القرآن الکریم'' کی بنیاد رکھ کر حفظ و تجوید اور ابتدائی تعلیم و تربیت کا آغاز کردیا گیا۔ جمعیت امام ابن باز نے اپنے قیام کی اس مختصر مدت میں جو کارکردگی پیش کی ہے، وہ چونکا دینے والی ہے۔ ذیل میں اس کا مختصر خاکہ پیش خدمت ہے:

(ا) معیاری تعلیم وتربیت کا فروغ: جمعیت امام ابن باز نے معیاری تعلیم و تربیت کے فروغ کے لیے سب سے پہلے شعبۂ حفظ ''معہد زید بن ثابت لتحفیظ القرآن الکریم'' قائم کیا اور علاقے کے غریب و نادار اور مسکین بچوں کے داخلے کو خصوصی ترجیح دی، الحمدللہ آج تک اس ادارہ سے فارغ ہوکر دوسرے اداروں میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والوں کی تعداد سات تک پہونچ چکی ہے، اور دوسرے وہ لڑکے جنھوں نے یہاں تعلیم مکمل نہ کرکے دوسرے اداروں میں داخلے لیے انھوں نے وہاں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرکے معہد کا نام روشن کیا ہے۔

قرآن کریم کے حفظ و تجوید کے بعد ابتدائی تعلیم کے استحکام پر جمعیت نے کافی زور صرف کیا، جس میں اسے کافی کامیابی حاصل ہوئی۔ ''**معهد تعليم البنين**'' سے کسب فیض کرنے والوں کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہوچکی ہے۔ اس وقت اس شعبہ میں زیر تعلیم طلبہ کی تعداد ایک سو سے زائد ہے۔

جمعیت امام ابن باز نے جب ترقی کی راہ پر قدم رکھا تو سب سے پہلے تعلیم و تربیت کے مزید شعبوں کو قائم کرنے کے مسئلے پر سنجیدگی سے غور کیا اور ''مدرسہ اندلس برائے متوسطہ وثانویہ'' کی بنیاد رکھی، جس کی شاندار بلڈنگ زیر تعمیر ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلد ہی ان شاء اللہ پایہ تکمیل کو پہونچ جائے گی، جس کے بعد متوسطہ (Middle) اور ثانویہ (Secondry) کی باضابطہ تعلیم وتربیت کا آغاز کیا جائے گا۔

(۲) دعوت کی اشاعت: جمعیت امام ابن باز کے قیام کے اول دن ہی سے اس کے پلیٹ فارم سے دعوت وتبلیغ کا فریضہ جدید اسلوب وطرز میں انجام دیا جارہا ہے۔ ادارہ کی جامع مسجد (جامع عبداللہ بن عمر) کو ایک اہم دعوتی سینٹر کی حیثیت حاصل ہے، جس میں گانڈے بلاک آنے والے، کستور با گرلس اسکول کے مسلم اساتذہ، نو ودے اسکول کے مسلم طلبہ اساتذہ اور گریڈیہہ جامتاڑا عام شاہراہ سے گذرنے والے لوگ نماز پنج وقتہ اور نماز جمعہ ادا کرتے ہیں۔ اور خطبۂ جمعہ سے مستفید ہوتے ہیں۔ جمعیت گاہے بگاہے دعوتی اجتماعات اپنے وسیع وعریض صحن میں منعقد کرتی ہے اور سیکڑوں کی تعداد میں لوگوں کو مدعو کرکے کتاب وسنت کی تعلیمات سے روشناس کراتی ہے۔ نیز وقتاً فوقتاً علاقے کی مختلف بستیوں میں دعوتی جلسوں کا انعقاد کرکے دعوتی فریضے کی ادائیگی کرتی ہے۔

(۳) دینی ودعوتی کتابوں کی طباعت وتقسیم: دعوت اسلامی کی ادائیگی کا ایک مہتم بالشان ذریعہ دینی ودعوتی کتابوں کی طباعت اور مفت تقسیم بھی ہے۔ جماعت اہل حدیث کے مدارس جھارکھنڈ میں کثیر تعداد میں موجود ہیں، لیکن ان میں سے کسی بھی مدرسہ سے کتابوں کی طباعت وتقسیم کا کام انجام نہیں پاتا ہے، جمعیت امام ابن باز منفرد وہ ادارہ ہے، جہاں سے اس کے قیام کے نہایت قلیل عرصے میں چودہ کتابیں مختلف زبانوں میں چھپ چکی ہیں، اور ہندوستان کے کونے کونے میں مفت تقسیم کا عمل انجام پارہا ہے۔ نیز کئی کتابیں چھپنے کے لیے بالکل تیار ہیں، ان شاء اللہ جلد ہی چھپ کران کی تقسیم بھی عمل میں آئے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۴) سہ ماہی مجلّہ ''صدائے حق'' کا اجراء: پورے جھارکھنڈ سے کوئی بھی دینی رسالہ منظر عام پر نہیں آ رہا تھا، جمعیت امام ابن باز قائم ہوئی تو اس کے مؤقر ذمہ داروں نے اس کمی کو محسوس کیا اور جنوری-مارچ ۲۰۱۱ء سے ایک سہ ماہی مجلّہ ''صدائے حق'' کی اشاعت کا مبارک سلسلہ شروع کیا، جو بلا ناغہ شائع ہو رہا ہے، اور مجلوں کی دنیا میں پائی جانے والی کمی کو دور کر رہا ہے۔ اس مجلّہ نے اپنی اشاعت کی اس قلیل مدت میں مجلوں کی دنیا میں اپنا منفرد مقام بنانے میں کامیابی حاصل کر لی ہے اور ہندوستان کی صف اول کے مجلوں میں اپنا نام درج کرا لیا ہے۔

(۵) تعمیر مساجد کا منصوبہ: جمعیت امام ابن باز کے قیام کے مقاصد اولین میں سے یہ مقصد بھی ہے کہ علاقہ چھوٹا ناگپور وسنتھال پرگنہ میں بالخصوص اور صوبۂ جھارکھنڈ میں بالعموم مساجد کی تعمیر و بناء کا کام کیا جائے۔ اس مقصد کی تحقیق و تکمیل کے سفر میں جمعیت امام ابن باز نے دس مسجدوں کی تعمیر کرنے میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ قیام مسجد کا سلسلہ بدستور جاری رہے گا، ان شاء اللہ۔

(۶) تعمیری پیش رفت: بہترین تعلیم وتربیت کے نظم وضبط کے لیے موجودہ زمانے میں اچھے انتظامات کا ہونا نہایت ضروری ہے، جن میں سرفہرست اچھے کلاس روم، طلبہ واساتذہ کی رہائش گاہ اور مذاکرہ ہال وغیرہ خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جمعیت امام ابن باز اور اس کے تعلیمی ودعوتی شعبوں کی تعمیری ضرورتوں کے پیش نظر پندرہ روم پر مشتمل ایک شاندار تین منزلہ عمارت بن چکی ہے اور اساتذہ وطلبہ اطمینان وسکون سے رہ رہے ہیں۔ اس کے سوا اسٹاف روم، باورچی خانہ، اسٹور روم اور پانچ کمروں پر مشتمل کلاس روم بھی تعمیر ہو چکے ہیں۔ نیز متوسطہ وثانویہ تک کی تعلیم وتربیت کا نظم کرنے کے لیے ایک بڑی بلڈنگ بنام ''مدرسہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اندلس برائے متوسطہ وثانویہ" زیر تعمیر ہے۔

(۷) غریب ویتیم طلبہ کی کفالت: جمعیت امام ابن باز کے ذمہ داروں کو اس بات کا بخوبی علم ہے کہ غریب ویتیم بچے اور بچیوں کی اگر تعلیمی کفالت کی جائے، تو وہ قوم وملت اور ملک کے لیے گراں قدر سرمایہ بن سکتے ہیں۔ اسی چیز کے پیش نظر جمعیت امام ابن باز یتیم وغریب طلبہ کی مکمل کفالت کرتی ہے اور انہیں ماہانہ اسکالرشپ دینے کا اہتمام کرتی ہے اور بدلتے موسموں کے اعتبار سے انہیں لباس وپوشاک اور دیگر ضروری اشیاء دی جاتی ہیں۔

(۸) بیوہ ومجبور لوگوں کی امداد: علاقہ چھوٹا ناگپور وسنتھال پرگنہ نہایت غریب ہے، خوشحال لوگوں اور گھرانوں کو انگلیوں میں گنا جاسکتا ہے۔ ایسے میں بیوہ، یتیم، نادار، مفلوک الحال اور مجبور وپریشان حال لوگوں کی امداد کا مسئلہ بڑا اہم ہے۔ جمعیت امام ابن باز نے اس اہم مسئلہ کو سمجھنے کی کوشش کی اور شروع دن ہی سے اس قسم کے لوگوں کی امداد کا سلسلہ شروع کیا، جو بحمد اللہ جاری وساری ہے۔

(۹) کمبل کی تقسیم: مجبور وپریشان حال لوگوں کے لیے عام ایام کو گذارنا زیادہ مشکل نہیں ہوتا، مگر ٹھنڈی کے ایام میں انہیں کچھ خاص مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ جمعیت امام ابن باز نے یہ دیکھ کر ہر موسم سرما کے موقع پر کمبل کی تقسیم کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے اور ضرورت مندوں کو بلا کر یا ان تک پہونچا کر امداد کا فریضہ انجام دے رہی ہے۔

(۱۰) افطار وقربانی کے مشروع کی تقسیم: جمعیت امام ابن باز کے منصوبوں میں ایک اہم منصوبہ افطار کرانا اور ناداروں میں قربانی کے جانوروں کی تقسیم بھی ہے، تاکہ ان دو اہم مناسبتوں میں انہیں اپنی مفلسی اور غربت کا احساس نہ ہو۔ اس منصوبہ کے تحت جمعیت امام ابن باز ہر سال رمضان میں غرباء ومساکین کے لیے افطار کے ساز وسامان فراہم کرتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہےاورعیدالاضحیٰ کےموقع پرقربانی کے جانوروں کوان میں تقسیم کرنے کا عمل انجام دیتی ہے۔

(۱۱) کنواں وہینڈ پائپ کا انتظام: جھارکھنڈ میں رہنے والوں کے لیے پانی کا مسئلہ نہایت اہم مسئلہ ہے۔گرمی کے دنوں میں اکثر جگہوں میں پانی دستیاب نہیں ہو پاتا ہے،جس کی وجہ سے لوگوں کو بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔جمعیت امام ابن باز نے اس کوشروع دن سے محسوس کیا اورمختلف گاؤں اورمواضعات میں کنوؤں کے کھودوانے اور ہینڈ پائپ گڑوانے کا مبارک عمل شروع کیا۔اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اب تک سو سے زائد گاؤں اورمواضعات میں کنوؤں کی کھدائی اور ہینڈ پائپ گڑوانے کا عمل انجام پاچکاہےاور بڑی تیزی کےساتھ یہ عمل جاری ہے۔

یہ کتاب

یہ کتاب یعنی''تراویح اوراعتکاف''محدث عصرعلامہ شیخ البانی رحمہ اللہ کی کتاب''قیام رمضان والاعتکاف'' کارواں اردوترجمہ ہے،جسے جمعیت امام ابن باز کے رفیق مولانا اشفاق سجاد سلفی نے بڑی عرق ریزی سے کیا ہے،اورمراجعہ کی ذمہ داری شیخ احمدمجتبیٰ مدنی حفظہ اللہ نے انجام دی ہے،جس سے ترجمہ کی معنویت میں غیرمعمولی اضافہ ہوا ہے۔یہ کتاب جمعیت امام ابن باز سے نشر ہورہی ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالی اصل کتاب کی طرح اسے بھی قبول عام عطافرمائے،آمین!،وصلى الله على النبي وسلم۔

محمد کلیم انور بن محمد سعید تیمی مدنی

مدیر جمعیت امام ابن باز

۲۸/مارچ ۲۰۱۷ء

❖❖❖

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مترجم

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على النبي الكريم، وعلى آله وأصحابه أجمعين، وعلى من تبعهم باحسان الى يوم الدين، وبعد:

اللہ رب العالمین نے انسانوں کی تخلیق اپنی عبادت کے لیے فرمائی، عبادت کی تفصیل قرآن کریم اور رسول کریم ﷺ کی حدیثوں کے اندر واضح طور پر موجود ہے، عبادت کا مسئلہ بے حد نازک ہے، عبادت، عبادت کا درجہ اور قبولیت کا مرتبہ اسی وقت پاسکتی ہے، جب وہ کتاب وسنت کے مطابق ہو، انسان بظاہر جتنا بھی خوبصورت کام کرڈالے، اگر وہ کام کتاب وسنت کے موافق نہیں ہے تو وہ عبادت کا درجہ نہیں پاسکتا، نماز ہی کو لے لیجئے، نماز دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے فوراً بعد واجب ہوجاتی ہے، رسول کریم ﷺ نے اس کی ادائیگی کی تاکید فرمانے کے ساتھ ساتھ اس کا طریقہ قولی اور عملی دونوں طرح سے اپنی امت کو بتلا دیا اور فرمایا کہ نماز اسی طرح پڑھو جیسا کہ مجھے پڑھتے ہوئے دیکھ رہے ہو۔ نیز جس کی نماز ٹھیک دیکھی، اس کی ستائش کی، اور کسی کو غیر درست طریقہ پر ادائیگی کرتے ہوئے دیکھا تو فوراً ٹوکا اور فرمایا کہ نماز کو دہراؤ، اس لیے کہ جس طریقہ پر تم نے نماز ادا کی ہے وہ درست نہیں ہے۔ یہ تو بطور مثال میں نے ذکر کیا، ورنہ انسانی زندگی کے جملہ اعمال کی انجام دہی کا طریقہ رسول کریم ﷺ نے جب تک واضح نہ فرمادیا، اللہ تعالی نے آپ کو دنیا سے نہیں اٹھایا۔

قیام رمضان کا مسئلہ بھی بہت اہم ہے، جس کی ادائیگی کے طریقے مسلمانوں میں مختلف پائے جاتے ہیں، ظاہر ہے اگر کتاب وسنت کے موافق اس مہتم بالشان عبادت کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادا نہ کیا گیا تو پھر قبولیت کا درجہ نہیں پا سکتی، اس لیے ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم جس طرح قیام رمضان میں دلچسپی دکھلاتے ہیں، اسی طرح ہم رسول کریم ﷺ کے قیام کے طریقے کو معلوم کرنے اور اس طریقے کی اتباع اور پیروی کرنے میں بھی پیش پیش رہیں، تا کہ ہمارا یہ عمل رائیگاں نہ چلا جائے۔

محدث عصر شیخ البانی رحمہ اللہ نے قیام رمضان اوراعتکاف کے موضوع پر ایک چھوٹی سی شاندار کتاب ''**قیام رمضان والاعتکاف**'' تحریر فرمائی ہے، جس میں ان دونوں عبادتوں کی جملہ جزئیات کو کتاب وسنت کی روشنی میں نہایت سادہ، آسان اور عام فہم انداز میں سمجھایا ہے۔ میں نے جب اس کتاب کا مطالعہ کیا تو اس بات کی ضرورت محسوس کی کہ اردو قارئین کے لیے اس کا آسان اور عام فہم اردو ترجمہ ہونا چاہئے، پھر اللہ کا نام لے کر کام شروع کیا اور مکمل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

کتاب کی کمپوزنگ کے بعد معلوم ہوا کہ محقق کبیر ڈاکٹر عبدالرحمٰن فریوائی نے عرصہ قبل اس کا ترجمہ کر کے دارالدعوہ، دہلی سے شائع کیا تھا، خیر وہ ایڈیشن ختم ہو گیا، بلکہ ناپید بھی ہو گیا ہے۔ اس لیے اس ایڈیشن کی ضرورت اور اشاعت کی اہمیت واضح ہے۔

ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کرنے کا فن علماء وادباء کے نزدیک دشوار ترین فن مانا جاتا ہے۔ اس کی وجہ استاذ محترم ڈاکٹر مقتدیٰ حسن ازہری رحمہ اللہ کے بقول یہ ہے کہ: ''کسی کتاب کی تلخیص وترجمہ میں جو بات سب سے اہم ہوتی ہے، وہ یہ کہ اصل کتاب کا بنیادی مقصد کسی طرح متاثر نہ ہو، مصنف کے نقطہ نظر میں کسی طرح کی تبدیلی نہ ہو اور اس کی نظر میں جو نقاط اہم ہیں ان کی اہمیت میں کمی نہ ہو''۔ [افکار عالیہ: ص ۲۴۲]

اس ترجمہ میں، ترجمہ کا فن مشکل ہونے کے باوجود اس کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھ کر ترجمانی کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ لہذا قارئین سے درخواست ہے کہ کہیں کوئی سقم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پائیں تو فروگزاشت فرمائیں اور مطلع کریں!، تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی اصلاح کردی جائے۔

میرے ترجمہ پر نظر ثانی کہنہ مشق مؤلف، مشہور محقق، معروف عالم دین، استاذ کبیر شیخ احمد مجتبیٰ مدنی رحفظہ اللہ نے کی ہے اور گراں قدر تقدیم تحریر فرمائی ہے، جس نے ترجمہ کی معنویت اور افادیت میں چار چاند لگا دیا ہے۔اشاعت کی ذمہ داری نوجوان عالم دین، باکمال علم دوست، بانی جمعیت امام ابن باز شیخ محمد کلیم انور بن محمد سعید تیمی مدنی رحفظہ اللہ ادا کررہے ہیں، آپ نے اپنی مؤقر جمعیت کے پلیٹ فارم سے اب تک چودہ مہتم بالشان کتابوں کی اشاعت وتقسیم فرما کر علمی دنیا میں ہلچل برپا کردی ہے اور دعاؤں کے مستحق بنے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اصل کتاب کی طرح اسے بھی قبول عام عطا فرمائے، مؤلف، مترجم، ناشر اور اس کی اشاعت میں کسی بھی طرح کا تعاون پیش کرنے والے کو اجر جزیل سے نوازے، اور امام ابن باز ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر سوسائٹی کو استحکام بخشے۔(آمین!)

وصلى الله وسلم على خير خلقه محمد و آله و صحبه اجمعين۔

اشفاق سجاد سلفی

فاضل جامعہ سلفیہ، بنارس

استاذ جامعہ امام ابن تیمیہ، بہار

۸/مارچ ۲۰۱۷ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

(اشاعت دوم)

الحمد لله رب العالمين، وصلاةً وسلاماً على رسول الله، وآله وصحبه، ومن اتبع سنته ووالاه.

حمد وصلاۃ کے بعد، یہ میری کتاب ''قیام رمضان'' کی دوسری اشاعت ہے، طبع اول کے سارے نسخے ختم ہو جانے اور لوگوں کی کثرت مطالبات کے بعد رمضان ۱۴۰۶ھ کی مناسبت سے یہ دوسری اشاعت محترم قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں، میں نے اس موقع پر نظر ثانی اور تہذیب و تنقیح کی ہے، اور بہت ساری تخریجات اور ناظرین کو خیرہ کر دینے والے نئے نئے فوائد کا اضافہ کیا ہے، ان میں قابل ذکر وہ فوائد ہیں جن کو قارئین ''اعتکاف'' کی بحث میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ درستگی کو میرا ساتھی بنائے، میری فہم اور قلم کی لغزشوں سے درگزر فرمائے، اور اس کتاب کو اپنی خوشنودی کا ذریعہ بنائے، وہ بڑا معاف کرنے والا اور کریم ہے۔

محمد ناصر الدین البانی

عمان، ۷؍شعبان ۱۴۰۶ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل اول

قیام رمضان

قیام رمضان کی فضیلت: قیام رمضان کی بڑی فضیلت ہے۔ رسول کریم ﷺ خود اس کی پابندی فرماتے تھے، اور اپنے اہل وعیال، صحابہ کرام اور مسلمانوں کو اس پر ابھارتے تھے، البتہ اسے واجب قرار نہیں دیتے تھے، آپ ﷺ قیام رمضان پر ابھارتے ہوئے فرماتے تھے: ''جو شخص ایمان واخلاص کے ساتھ قیام کرے گا اس کے گزشتہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے''۔ [بخاری ومسلم، ارواء الغلیل: ۴/ ۱۴، حدیث نمبر ۹۰۶، صحیح ابی داؤد: ۱۲۴۱]۔

رسول کریم ﷺ کے زمانہ نبوت، عہد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، اور عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے شروع زمانے تک قیام رمضان میں جماعت قائم نہیں ہوئی۔

قیام رمضان کے متعلق ایک دوسری حدیث ہے، عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلۂ قضاعہ کا ایک شخص رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! اگر میں ''لا إله إلا الله'' (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) کی گواہی دوں، آپ کو اللہ کا رسول مانوں، پنج وقتہ نمازوں کی ادائیگی کروں، رمضان کا روزہ رکھوں اور قیام کروں، اور زکوۃ ادا کروں، تو آپ کی (میرے متعلق) کیا رائے ہے؟ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اس حالت پر قائم ہوا اور اس کی موت ہوئی تو وہ شہداء اور صدیقوں میں سے ہوگا''۔ [ابن خزیمہ مع تعلیقات للالبانی، حدیث نمبر: ۲۲۶۲، وصحیح الترغیب: ۹۹۳]۔

لیلۃ القدر اور اس کی تحدید: رمضان مبارک کی جملہ راتوں میں سب سے زیادہ فضیلت کی حامل رات قدر کی رات ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: ''جو شخص ایمان واخلاص کے ساتھ قدر کی رات میں قیام کرے گا (اور وہ رات اسے نصیب ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے) تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے"۔[بخاری ومسلم عن ابی ہریرہ، واحمد: ۳۱۸/۵ من حدیث عبادۃ بن الصامت]

راجح قول کے مطابق قدر کی رات رمضان کی ستائیسویں رات ہے۔اکثر حدیثوں سے یہی معلوم ہوتا ہے۔مثال کے طور پر زر بن حبیش کی حدیث ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ "میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہتے ہوئے اس وقت سنا جب ان سے کہا گیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص سال بھر قیام کرے گا وہ قدر کی رات پالے گا،تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالی عبداللہ بن مسعود پر رحم فرمائے، ایسا انہوں نے صرف اس وجہ سے کہا تا کہ لوگ (کسی ایک رات پر) بھروسہ کر کے بیٹھ نہ جائیں۔اللہ کی قسم وہ رات رمضان میں ہوتی ہے۔پھر انہوں نے بلا استثناء قسم کھا کر کہا کہ میں جانتا ہوں کہ وہ رمضان کی کون سی رات ہے؟، یہ وہی رات ہے جس میں قیام کرنے کا حکم ہمیں اللہ کے رسول ﷺ نے دیا ہے،اس کی علامت یہ ہے کہ اس رات کے بعد صبح کو سورج طلوع ہوتا ہے تو سفید ہوتا ہے اس میں شعاع نہیں ہوتی"۔

ایک دوسری روایت میں اس کو مرفوعاً بھی بیان کیا گیا ہے۔[مسلم،صحیح ابی داؤد،حدیث نمبر:۱۲۴۷]

قیام رمضان میں جماعت: قیام رمضان میں جماعت کا اہتمام والتزام شریعت مطہرہ سے ثابت ہے، بلکہ انفرادی قیام سے با جماعت قیام افضل و بہتر ہے،اس لیے کہ رسول کریم ﷺ نے خود اس کا اہتمام کیا ہے،اور اپنی زبان مبارک سے اس کی فضیلت بیان کی ہے، ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ "ہم لوگوں نے اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ رمضان کا روزہ رکھا، مہینہ گزر جانے تک آپ نے ہم لوگوں کے ساتھ قیام نہیں کیا، یہاں تک کہ (ماہ رمضان کے) سات روز باقی رہ گئے تو آپ نے ہم لوگوں کے ساتھ ایک تہائی رات تک قیام فرمایا، جب دوسری رات آئی تو آپ نے قیام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں فرمایا، پھر جب تیسری رات آئی تو آپ نے ہم لوگوں کے ساتھ آدھی رات تک قیام کیا، (ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! رات (قیام ہی میں) ختم کردیجئے، تو آپ نے فرمایا: ''آدمی جب امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے اور اس کے ساتھ نماز پوری کرتا ہے تو اسے پوری رات قیام کرنے کا اجر وثواب ملتا ہے''۔ اور جب چوتھی رات آئی تو آپ نے پھر قیام نہیں کیا، اور جب پانچویں رات آئی تو آپ نے اپنے اہل وعیال اور دیگر لوگوں کو جمع کیا اور اتنا لمبا قیام فرمایا کہ ہمیں ''فلاح'' کے فوت ہوجانے کا اندیشہ ہوا، راوی حدیث نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے ''فلاح'' کا معنی ومراد پوچھا تو انہوں نے بتلایا کہ ''فلاح'' سے مراد ''سحری'' کھانا ہے، پھر آپ نے مہینہ کے بقیہ دنوں میں قیام نہیں فرمایا''۔[صحیح ابوداؤد: ۱۲۴۵، وارواء الغلیل: ۴۴۷]۔

یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مسلسل قیام رمضان باجماعت کیوں نہیں کیا؟ رسول کریم ﷺ نے تین دنوں کے سوا باقی دنوں میں مسلسل تراویح کی نماز نہیں پڑھائی، اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ کو یہ خوف واندیشہ لاحق تھا کہ کہیں امت محمدیہ پر یہ نماز فرض نہ ہوجائے، جس کی ادائیگی لوگوں کے لیے مشکل ہوجائے، جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے معلوم ہوتا ہے جو بخاری ومسلم اور دیگر احادیث کی کتابوں کے اندر موجود ہے۔ اور اب جب کہ رسول کریم ﷺ کی وفات ہوچکی اور شریعت کو اللہ تعالیٰ نے مکمل فرمادیا تو فرض ہوجانے کا خوف واندیشہ ختم ہوگیا اور تراویح کو باجماعت ادا کرنے کا حکم باقی رہا، اور یہی وجہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانے میں اس کا احیاء واہتمام کیا، جیسا کہ صحیح بخاری وغیرہ کے اندر موجود ہے۔

خواتین کی شمولیت: قیام رمضان کی جماعت کی مسنونیت وافضلیت ثابت ہونے کے بعد یہ جاننے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ عورتیں مردوں کے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باجماعت تراویح کی نماز پڑھ سکتی ہیں یا نہیں؟ تراویح کی جماعت میں عورتوں کا شریک وحاضر ہونا جائز ہے، جیسا کہ اس کا ثبوت ابوذر رضی اللہ عنہ کی سابق حدیث کے اندر موجود ہے۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ عورتوں کے لیے الگ امام مقرر ہو اور مردوں کے سوا خاص ان کی جماعت کا اہتمام ہو۔ اس لیے کہ یہ بات ثابت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے جب اپنے دورۂ خلافت میں باجماعت تراویح پڑھنے کو رائج کیا تو مردوں اور عورتوں کے لیے الگ الگ امام مقرر فرمایا۔ مردوں کے لیے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو، اور عورتوں کے لیے سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کو۔ نیز عرفجہ ثقفی رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ ”علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز تراویح باجماعت پڑھنے کا حکم دیتے تھے، اور مردوں کے لیے الگ اور عورتوں کے لیے الگ امام مقرر کرتے تھے، (عرفجہ ثقفی کہتے ہیں کہ) میں عورتوں کا امام ہوا کرتا تھا“۔ [بیہقی: ۲/۴۹۲ ومصنف ابن ابی شیبہ: ۴/۲۵۸، حدیث نمبر: ۸۷۲۲]۔

میرے خیال میں ایسا اس وقت ممکن ہے جب مسجد وسیع وعریض اور کشادہ ہو، تاکہ ایک جماعت دوسری جماعت کو تشویش میں نہ ڈالے۔ (اور اگر عورتوں کے لیے کسی دوسری جگہ انتظام ہو تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ / مترجم)

رکعات کی تعداد: قیام رمضان میں رکعات کی تعداد کے متعلق جو اختلاف نظر آتا ہے، وہ ہم سے مخفی نہیں، اس بناء پر یہ بتلانا ضروری ہے کہ قیام رمضان (تراویح) میں وتر سمیت گیارہ رکعات ہیں، اس سے زیادہ پڑھنے کا ثبوت رسول کریم ﷺ سے ثابت نہیں ہے، آپ نے پوری زندگی اس سے زیادہ نہیں پڑھی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ رسول کریم ﷺ رمضان میں کتنی رکعت (نماز تراویح) پڑھا کرتے تھے، تو ان کا جواب تھا: ”رسول کریم ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے، پہلے چار رکعت پڑھتے، پس نہ پوچھو کہ وہ کتنی حسین اور کتنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لمبی ہوتی تھیں، پھر چار رکعت پڑھتے تھے، پس ان کے حسن اور لمبی ہونے کے متعلق نہ پوچھو، پھر تین رکعتیں (وتر کی) پڑھتے تھے"۔[بخاری ومسلم،صحیح ابوداؤد،حدیث نمبر:۱۲۱۲]۔

اگر آدمی مکمل گیارہ رکعات نہ پڑھ کر بعض رکعتیں ہی پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے، بلکہ اگر کوئی شخص صرف وتر کی ایک ہی رکعت پر اکتفاء کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔اس لیے کہ اس کا ثبوت رسول کریم ﷺ کے قول وفعل دونوں میں موجود ہے۔

آپ ﷺ کے فعل کے متعلق جب عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ ﷺ کتنی رکعت وتر پڑھا کرتے تھے؟ تو ان کا جواب تھا: رسول اللہ ﷺ چار رکعتیں (ان رکعتوں میں سے دو رکعت نماز عشاء کے بعدوالی سنت، یا وہ ہلکی دو رکعتیں ہوتی تھیں جن سے رسول کریم ﷺ رات کی نماز کا آغاز کیا کرتے تھے۔حافظ ابن حجر نے بھی اسی بات کو راجح قرار دیا ہے)، تین رکعتیں،نو رکعتیں،اور تیرہ رکعتیں، پڑھا کرتے تھے۔البتہ تین رکعتوں سے کم اور تیرہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔[صحیح ابی داؤد،حدیث نمبر: ۱۲۳۳،حافظ عراقی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے]۔

اوررسول کریم ﷺ کی قولی حدیث ہے کہ:"وتر حق ہے،جو چاہے پانچ رکعات پڑھے ،جو چاہے تین رکعات پڑھے، اور جو چاہے صرف ایک رکعت پڑھے"۔

قراءت قرآن: (تراویح کی نمازوں میں قرأت کے متعلق نہایت ہی افراط وتفریط پائی جاتی ہے،بعض غیر جماعتی مساجد کے متعلق سننے میں آتا ہے کہ تین ہی دن میں پورا قرآن سنا دیا جاتا ہے،تو بعض مسجدوں میں تراویح پڑھنے اور پڑھانے کا کوئی خاص اہتمام نہیں ہوتا، بلکہ ایسے اشخاص بھی تراویح پڑھاتے ہیں جو سورہ تراویح (مروجہ اصطلاح میں) پڑھنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ بعض جگہوں میں تراویح میں پورا قرآن پڑھنے پڑھانے کو لازم وضروری سمجھا جاتا ہے،اور حافظ کا باضابطہ انتظام ہوتا ہے۔دیہی علاقوں میں یہ بھی ہوتا ہے کہ حافظوں کے لمبی لمبی سورتوں کو پڑھنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی وجہ سے بہت سے لوگ نماز تراویح ہی چھوڑ دیتے ہیں۔

اس صورت حال میں قرأت کے متعلق صحیح جانکاری بھی ضروری ہے/ مترجم)۔ قیام رمضان یا غیر رمضان میں قرأت کے متعلق رسول کریم ﷺ نے کوئی ایسی حد متعین نہیں کی ہے کہ اس سے زیادہ یا کم پڑھنا جائز نہ ہو۔ بلکہ رسول کریم ﷺ کی قراءتیں مختلف ہوا کرتی تھیں، کبھی مختصر، اور کبھی لمبی۔ کبھی آپ ہر رکعت میں ''**يـاأيها المزمل**'' کی مانندو مقدار کی سورتیں پڑھا کرتے تھے، جس میں بیس آیتیں ہیں، اور کبھی پچاس آیتوں کی مقدار والی سورتیں پڑھا کرتے تھے، اور آپ فرماتے تھے کہ: ''جو شخص ہر رات نماز میں سو آیتیں پڑھ لے تو وہ غفلت میں رہنے والوں میں شمار نہیں ہوگا''۔

اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ''دو سو آیتیں پڑھنے والا شخص مخلص اور عبادت گزاروں میں شمار کیا جائے گا''۔

ایک رات آپ ﷺ نے بیمار ہونے کے باوجود ''**سبع طوال** ''یعنی سورۂ بقرہ، سورۂ آل عمران، سورۂ نساء، سورۂ مائدہ، سورہ أنعام، سورۂ اعراف اور سورۂ توبہ پڑھی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے نماز پڑھنے کے واقعہ میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے ایک ہی رکعت میں سورۂ بقرہ، سورۂ نساء اور سورۂ آل عمران انتہائی ٹھہر ٹھہر کر اور سکون واطمینان کے ساتھ پڑھی'' [مذکورہ ساری حدیثیں صحیح ہیں، تخریج کے لیے دیکھیں: صفة الصلاة، ص: ۱۱۷- ۱۲۲]۔

صحیح ترین سند سے ثابت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے جب ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو رمضان میں گیارہ رکعات لوگوں کو پڑھانے کا حکم دیا، تو وہ سو آیتوں پر مشتمل سورتیں پڑھا کرتے تھے، یہاں تک کہ جو لوگ آپ کی اقتداء میں نماز پڑھا کرتے تھے وہ طول قیام کی وجہ سے لاٹھیوں کا سہارا لے کر کھڑے ہوتے تھے، اور وہ لوگ فجر کے ابتدائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوقات میں نماز سے فارغ ہوتے تھے۔[امام مالک نے ایسا ہی روایت کی ہے، دیکھیں: صلاۃ التراویح:۵۲]

عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق صحیح طور پر مروی ہے کہ انہوں نے رمضان میں قاریوں کو بلایا اور سب سے تیز پڑھنے والے کو تیس آیتیں، درمیانی رفتار میں پڑھنے والے کو پچیس آیتیں اور سست رفتار میں پڑھنے والے کو بیس آیتیں پڑھنے کا حکم دیا۔[مصنف عبدالرزاق:۲۶۱/۴،حدیث نمبر:۷۷۳۱،بیہقی:۴۹۷/۲]

مذکورہ نصوص سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جو آدمی خود قیام کرے، یا اس کی رفتار میں چلنے کے لائق لوگ اس کے ساتھ نماز پڑھیں تو جتنا لمبا چاہے قیام کرے، اور واضح رہے کہ قیام جس قدر لمبا ہو بہتر ہے، مگر کبھی کبھار کے سوا پوری رات قیام کرنا خلاف سنت ہے، اور رسول کریم ﷺ کی اتباع و پیروی کے خلاف ہے، جن کا فرمان ہے:"اور بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے"۔[مسلم ونسائی، ارواء الغلیل، حدیث نمبر:۶۰۸]

جو شخص امام ہو، اس کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اتنا لمبا قیام کرے، جو مقتدی لوگوں پر شاق گزرے۔ اس لیے کہ رسول کریم ﷺ کی حدیث ہے:"جب تم میں سے کوئی لوگوں کی امامت کرائے تو چاہیئے کہ وہ ہلکی نماز پڑھائے، اس لیے کہ لوگوں میں بچے، بوڑھے، کمزور، مریض اور صاحب ضرورت ہوتے ہیں، اور اگر کوئی تنہا نماز پڑھے تو جتنی لمبی نماز پڑھنا چاہے پڑھ سکتا ہے"۔[بخاری ومسلم، ارواء الغلیل، حدیث نمبر:۵۱۲، صحیح ابی داؤد، حدیث نمبر:۷۵۹و۷۶۰]

قیام اللیل کا وقت: صلاۃ اللیل کا وقت نماز عشاء کے بعد سے فجر تک رہتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:"اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو ایک اضافی نماز عطا کی ہے، اور وہ وتر کی نماز ہے، (یہاں وتر سے مراد"صلاۃ اللیل"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، اس لیے کہ اس کی تعداد طاق ہے)، لہٰذا اسے نمازِ عشاء اور نمازِ فجر کے درمیان پڑھا کرو"۔ [احمد وغیرہ، حدیث صحیح ہے، دیکھیں: الصحیحۃ، حدیث نمبر: ۱۰۸، الإرواء: ۱/۱۵۸]

صلاۃ اللیل کو آخر رات میں پڑھنا افضل ہے، بشرطیکہ آخری شب میں پڑھنا میسر و ممکن ہو، اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "جسے اس بات کا اندیشہ ہو کہ وہ آخر رات میں قیام اللیل نہیں کر سکے گا تو اسے چاہئے کہ رات کے اول حصہ ہی میں وتر (صلاۃ اللیل) پڑھ لے، اور جسے امید ہو کہ وہ رات کے آخر حصہ میں اٹھ کر پڑھ لے گا تو اسے آخر شب میں پڑھنا چاہئے، اس لیے کہ اس وقت رحمت و برکت کے فرشتے حاضر رہتے ہیں، اور وہ وقت افضل بھی ہے"۔ [مسلم وغیرہ، الصحیحۃ، حدیث نمبر: ۲۶۱۰]

اور جب ایسا ہو کہ رات کے اول حصہ میں جماعت کے ساتھ ادا ہو رہی ہو، اور رات کے آخر حصہ میں پڑھنے کی صورت میں تنِ تنہا پڑھنا پڑتا ہو، تو ایسی صورت میں جماعت کے ساتھ پڑھ لینا افضل ہے، اس لیے کہ ایسی صورت میں اسے پوری رات قیام کرنے کا ثواب ملے گا، جیسا کہ پہلے ایک مرفوع حدیث میں گزر چکا ہے۔

عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا طرزِ عمل یہی تھا، جیسا کہ عبدالرحمٰن بن عبد قاری بیان کرتے ہیں کہ "میں عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رمضان کی ایک رات مسجد نبوی پہنچا تو دیکھا کہ لوگ مختلف ٹولیوں میں منقسم ہیں، کوئی تنہا نماز پڑھ رہا ہے، تو کچھ دوسرے لوگ جماعت کے ساتھ پڑھ رہے ہیں، یہ دیکھ کر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں ان لوگوں کو ایک قاری (امام) کے پیچھے جمع کر دوں تو زیادہ اچھا ہوگا، پھر انہوں نے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا تہیہ کر لیا، پھر تمام لوگوں کو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے جمع کر دیا، راوی کہتے ہیں کہ میں ایک دوسری رات جب عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد پہنچا تو اس وقت تمام لوگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، یہ دیکھ کر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ نیا سسٹم کیا ہی اچھا ہے، اور جس نماز کو لوگ سونے کی وجہ سے نہیں پڑھتے (یعنی آخر شب میں تہجد کی نماز) وہ اس نماز سے بہتر ہے جسے لوگ پڑھتے ہیں، لوگ شروع رات ہی میں نماز پڑھ لیتے تھے (اور آخر شب میں سوتے تھے)۔[بخاری وغیرہ، تخریج کے لیے دیکھیں: صلاۃ التراویح: ۴۸]

اور زید بن وہب کہتے ہیں کہ ''عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہم لوگوں کو رمضان میں نماز پڑھاتے تھے اور رات کے وقت فارغ ہوجاتے تھے''۔[مصنف عبدالرزاق، حدیث نمبر: ۷۷۴۱، اس کی سند صحیح ہے، امام احمد سے جب تراویح کو آخر وقت تک مؤخر کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے اس اثر اور اس سے قبل گزرے اثر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: نہیں، مسلمانوں کا جو طرز عمل ہے، وہی میرے نزدیک پسندیدہ ہے، مسائل امام ابی داؤد: ۶۲]

نماز تراویح پڑھنے کا طریقہ:

میں نے نماز تراویح پڑھنے کے کئی طریقے اپنی کتاب ''صلاۃ التراویح'' (ص: ۱۰۱ تا ۱۱۵) کے اندر بیان کیا ہے، قاری کی آسانی اور تذکیر کی غرض سے ان طریقوں کو یہاں مختصراً بیان کرتا ہوں:

پہلا طریقہ: تیرہ (۱۳) رکعتیں پڑھی جائیں، پہلے دو رکعت ہلکی پڑھی جائیں، یہ دونوں رکعتیں راجح قول کے مطابق نماز عشاء کے اخیر میں پڑھی جانے والی سنت ہوں گی، یا وہ دو مخصوص رکعتیں، جن سے صلاۃ اللیل کا آغاز کیا جاتا ہے، پھر دو لمبی رکعتیں پڑھی جائیں، پھر ان دو رکعتوں کے بالمقابل ہلکی دو رکعتیں پڑھی جائیں، پھر سابقہ چاروں رکعتوں کے بالمقابل دو ہلکی رکعتیں پڑھی جائیں، پھر کچھ اور ہلکی دو رکعتیں پڑھی جائیں، پھر ان سب سے بھی مزید ہلکی دو رکعتیں پڑھی جائیں، پھر ایک رکعت وتر پڑھی جائے۔

دوسرا طریقہ: تیرہ (۱۳) رکعتیں پڑھی جائیں، جن میں آٹھ رکعتیں ایسی پڑھی جائیں کہ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرا جائے، پھر پانچ رکعتیں وتر کی پڑھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائیں، ایک تشہد اور ایک سلام سے (یعنی درمیان میں نہ تشہد میں بیٹھا جائے اور نہ ہی پانچویں رکعت کی تکمیل سے پہلے سلام پھیرا جائے)۔

تیسرا طریقہ: گیارہ (۱۱) رکعتیں پڑھی جائیں، ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرا جائے، اور اخیر میں ایک رکعت وتر پڑھی جائے۔

چوتھا طریقہ: گیارہ (۱۱) رکعتیں پڑھی جائیں، چار رکعتیں ایک سلام سے اور پھر چار رکعتیں ایک سلام سے، پھر وتر کی تین رکعتیں پڑھی جائیں۔

ان چار رکعتوں اور تین رکعتوں میں کیا ہر دو رکعت کے بعد تشہد میں بیٹھا جائے یا نہیں؟، مجھے اس سلسلہ میں کسی تشفی بخش جواب کا علم نہ ہو سکا، البتہ تین رکعات والی نماز میں دو رکعت کے بعد تشہد میں بیٹھنا سنت سے ثابت نہیں ہے۔

پانچواں طریقہ: گیارہ (۱۱) رکعات پڑھی جائیں، ان میں سے آٹھ رکعتیں پڑھنے کے دوران نہ بیٹھا جائے، صرف آٹھویں رکعت پر بیٹھا جاے، اور اس میں تشہد اور درود پڑھ کر سلام پھیرے بغیر کھڑا ہو جائے، پھر ایک رکعت وتر کی پڑھی جائے، اور اس کے بعد سلام پھیرا جائے، تو اس طرح کل نو رکعتیں ہوں گی، پھر بیٹھ کر دو رکعت پڑھی جائے، (تو گیارہ رکعتیں ہو جائیں گی)۔

چھٹا طریقہ: نو (۹) رکعتیں پڑھی جائیں، ان میں سے چھ رکعتوں کے درمیان نہ بیٹھا جائے، جب چھٹی رکعت مکمل ہو جائے تو بیٹھا جائے اور تشہد و درود پڑھا جائے، اور سلام پھیرے بغیر کھڑا ہو جائے اور وتر کی رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے، پھر بیٹھ کر دو رکعت پڑھی جائے۔

قیام اللیل (تراویح) کے یہ وہ چند طریقے اور کیفیات ہیں، جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منصوص طریقہ پر ثابت ہیں، ممکن ہے ان طریقوں میں مزید کچھ طریقوں کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اضافہ ہو۔ مثلاً مذکورہ ہر طریقہ میں مذکورہ رکعتوں کے اندر جتنی رکعتوں کی تخفیف کر کے پڑھنا چاہے، پڑھ سکتا ہے، یہاں تک کہ اگر کوئی تخفیف کر کے صرف ایک ہی رکعت پڑھنے پر اکتفاء کرنا چاہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی روشنی میں کرسکتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو چاہے پانچ رکعات وتر پڑھے، جو چاہے تین رکعات وتر پڑھے، اور جو چاہے صرف ایک رکعت وتر پڑھے''۔

اس حدیث کے اندر مذکور پانچ رکعتوں اور تین رکعتوں کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہوگا کہ اگر چاہے تو ان کو ایک ہی قعدہ (تشہد) اور ایک ہی سلام سے پڑھے، جیسا کہ دوسرے طریقہ میں بیان ہوا، اور اگر چاہے تو ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرا جائے، جیسا کہ تیسرے طریقہ وغیرہ میں ذکر ہوا، اور یہی طریقہ افضل ہے۔

پانچ اور تین رکعتوں والی نماز کو اس طور پر ادا کرنا کہ ہر دو رکعت کے بعد قعدہ کیا جائے، اور سلام نہ پھیرا جائے (اور تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے) تو یہ طریقہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے، البتہ جائز ہے۔ لیکن (یاد رہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعات وتر پڑھنے سے منع فرمایا ہے، اور اس کی علت یہ بتلائی ہے کہ ''اسے نماز مغرب ہی کی طرح نہ بنا دو''۔ [طحاوی ودارقطنی وغیرہما، دیکھیں: صلاۃ التراویح: ۹۹-۱۱۰]

لہٰذا جو شخص تین رکعات پڑھنا چاہے تو اس کے لیے مغرب کی نماز کی مشابہت سے بچنے کے دو طریقے ہیں:

(۱) دو رکعت کے بعد سلام پھیر دے اور ایک رکعت وتر پڑھ لے، یہ طریقہ زیادہ ٹھوس اور بہتر ہے۔

(۲) دو رکعت کے بعد نہ بیٹھا جائے، بلکہ تینوں رکعتیں بیچ میں قعدہ کئے بغیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک سلام سے پڑھی جائیں۔

نماز وتر میں قراءت: تین رکعات والی نماز وتر میں قراءت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں "سبح اسم ربک الأعلی"، دوسری رکعت میں "قل یا أیھاالکافرون" اور تیسری رکعت میں "قل ھو اللہ أحد" پڑھی جائے۔اور کبھی کبھی مزید "قل أعوذ برب الفلق" اور "قل أعوذ برب الناس" پڑھ لی جائے۔صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ وتر کی ایک رکعت میں سورۂ نساء کی سو آیتیں پڑھیں۔[نسائی واحمد بسند صحیح]

دعاء قنوت اور اس کے مسائل: دعاء قنوت قراءت سے فارغ ہونے کے بعد اور رکوع سے پہلے پڑھی جائے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعاء قنوت اپنے نواسۂ عزیز حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو سکھلائی تھی، وہ یہ ہے: "اللھم اھدني فیمن ھدیت، وعافني فیمن عافیت، وتولني فیمن تولیت، وبارک لي فیما أعطیت، وقني شرما قضیت، فإنک تقضی ولا یقضی علیک، وإنه لا یذل من والیت، ولا یعز من عادیت، تبارکت ربنا وتعالیت، لا منجامنک إلا إلیک" (اے اللہ! ہدایت دے مجھے ان لوگوں میں جن کو تو نے ہدایت دی، اور عافیت دے مجھے ان لوگوں میں جن کو تو نے عافیت دی، اور دوست بنا مجھے ان لوگوں میں جنہیں تو نے دوست بنایا، اور برکت ڈال میری ان چیزوں میں جو تو نے دی ہیں، اور بچا مجھے اس چیز کے شر سے جس کا تو نے فیصلہ کر دیا، اس لیے کہ فیصلہ کرنے والا تو ہی ہے، تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا، بلا شبہ وہ ذلیل نہیں ہو سکتا جس کو تو دوست بنا لے، اور وہ معزز نہیں ہو سکتا جس کا تو دشمن ہو جائے، بہت برکتوں والا ہے تو اے ہمارے رب! اور بہت بلند اور تیرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوا کوئی اور پناہ گاہ نہیں''۔[ابوداؤدونسائی وغیرہما بسند صحیح ،صفۃ الصلاۃ:۹۵-۹۶]

رکوع کے بعد دعاء قنوت پڑھنے، اس میں کافروں پر لعنت بھیجنے کے کلمات کا اضافہ کرنے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے اور رمضان کے نصف آخر میں مسلمانوں کے حق میں دعائیں کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔اس لیے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جو ائمہ قیام رمضان کی امامت کرنے کے لیے مامور تھے، ان سے یہ چیزیں ثابت ہیں۔عبدالرحمٰن بن عبد قاری کی گزر چکی حدیث کے آخری ٹکڑوں میں وارد ہے کہ ''وہ لوگ رمضان کے نصف ثانی میں کافروں پر لعنت بھیجا کرتے تھے، اور کہتے تھے: اے اللہ! تو ان کافروں کو ہلاک فرما جو تیرے راستے سے لوگوں کو روکتے ہیں اور اے معبود برحق! تو ان کی باتوں میں اختلاف ڈال دے، ان کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب قائم کردے، اوران پر تو اپنا عذاب وخواری مسلط کردے۔ پھر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتے تھے اور مسلمانوں کے لیے بساط بھر دعائیں کرتے تھے، پھر مؤمنوں کے لیے مغفرت کی دعائیں کرتے تھے''۔

ان چیزوں سے فارغ ہونے کے بعد کہا کرتے تھے: ''اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، اور تیرے ہی لیے نمازیں پڑھتے اور سجدے کرتے ہیں، اور تیری ہی طرف کوشش اور جلدی کرتے ہیں، اور تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں، اے ہمارے پروردگار! اور تیرے سخت عذاب سے ڈرتے ہیں، یقیناً تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے''۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں چلے جاتے تھے۔[صحیح ابن خزیمہ:۲/۱۵۵-۱۵۶،حدیث نمبر:۱۱۰۰]

وتر کے بعد کی دعائیں: وتر کے آخر میں، سلام سے پہلے یا سلام کے بعد یہ دعائیں پڑھنا مسنون ہے: ''**اللهم إني أعوذ برضاك من سخطك، وبمعافاتك من عقوبتك، وأعوذ بك منك، لا أحصي ثناء**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علیک، أنت کما أثنیت علی نفسک“ (اے اللہ میں تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ چاہتا ہوں، اور تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ چاہتا ہوں، میں تیری حمد وثنا کا شمار نہیں کر سکتا، تو تو ویسے ہی ہے جیسا کہ تو نے اپنی حمد وثنا بیان کی ہے)۔[صحیح ابی داؤد، حدیث نمبر:۱۲۸۲، الإرواء، حدیث نمبر:۴۳۰]

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کا سلام پھیر کر تین مرتبہ یہ کلمات پڑھتے: ”سبحان الملک القدوس“ (نہایت پاک بادشاہ پاک ہے)، تیسری مرتبہ یہ کلمات بآواز بلند پڑھتے تھے۔[صحیح ابی داؤد، حدیث نمبر:۱۲۸۴]

وتر کے بعد کی دو رکعتیں: وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا جائز ہے۔ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ صرف فعلی طور پر ثابت ہے بلکہ آپ نے اپنی امت کو اس کا حکم دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ”بے شک یہ سفر جہد ومشقت کا نام ہے، اس لیے جب تم میں سے کوئی وتر پڑھے، تو چاہئے کہ وہ (اس کے ساتھ مزید) دو رکعت پڑھے، اگر وہ بیدار ہو گیا تو بہتر ورنہ یہ دونوں رکعتیں اس کے لیے کافی ہوں گی“۔[ابن خزیمہ ودارمی وغیرہما، میں ایک لمبے زمانے تک ان دونوں رکعتوں کے سلسلے میں پس وپیش میں تھا، مگر جب مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی جانکاری ہوئی تو فوراً اس پر عمل کرنا شروع کر دیا، اور مجھے اس بات کا علم ہوا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: ”اجعلوا آخر صلاتکم باللیل وترا“ (تم لوگ رات میں وتر کی نماز کو سب سے اخیر میں ادا کیا کرو) اختیار پر محمول ہوگا، وجوب پر نہیں، یہ قول ابن نصر کا ہے]۔

ان دونوں رکعتوں میں: ”إذا زلزلت الأرض“ اور ”قل یا أیها الکافرون“ پڑھنا مسنون ہے۔[ابن خزیمہ، حدیث نمبر:۱۱۰۴-۱۱۰۵، دیکھیں: صفۃ الصلاۃ:۱۲۴]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل دوم

اعتکاف

اعتکاف کی مشروعیت : ماہ رمضان اوراس کےسوا سال کے دیگر دنوں میں اعتکاف کرنا مسنون ہے۔اس کی دلیل اللہ رب العالمین کا یہ فرمان ہے: ﴿و أنتم عاكفون في المساجد﴾ (اور جب تم مسجدوں میں حالت اعتکاف میں ہو) [بقرہ:۱۸۷]۔نیز صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے، اسی طرح ''مصنف'' ابن ابی شیبہ اور ''مصنف'' عبدالرزاق میں سلف صالحین کے اعتکاف کرنے سے متعلق بکثرت آثار موجود ہیں۔

یہ بات ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کیا۔[صحیح ابی داؤد، حدیث نمبر:۲۱۲۷]

اور عمر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں نے زمانۂ جاہلیت میں مسجد حرام کے اندر ایک رات اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی (تو کیا اسے پوری کرسکتا ہوں)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی نذر پوری کرلو''۔ چنانچہ انہوں نے ایک رات اعتکاف کیا۔[صحیح ابی داؤد، حدیث نمبر:۲۱۳۶، ۲۱۳۷]

ماہ رمضان میں اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ ہے، اس کی دلیل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال رمضان میں دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے، اور جس سال آپ کا انتقال ہوا، اس سال آپ نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔[بخاری وابن خزیمہ، صحیح ابی داؤد، حدیث نمبر:۲۱۲۶، ۲۱۳۰]

اعتکاف کرنے کا افضل وقت رمضان کے آخری ایام ہیں، اس لیے کہ رسول کریم صلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ (دس دنوں) میں اعتکاف کرنے کی پابندی کرتے رہے یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی۔ [بخاری، مسلم، ابن خزیمہ، صحیح ابی داؤد، حدیث نمبر: ۲۱۲۵]

اعتکاف کی شرطیں:

پہلی شرط: مسجد کا ہونا، مساجد کے سوا دوسری جگہوں میں اعتکاف جائز نہیں ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ولا تباشروهن وأنتم عاكفون في المساجد﴾ (اور جب تم مسجدوں میں حالتِ اعتکاف میں ہوتو اپنی بیویوں سے مباشرت نہ کرو) (بقرہ: ۱۸۷، اس آیت سے ہم نے جو استدلال کیا ہے یہی استدلال امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی کیا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ اس آیت سے یوں استدلال کیا گیا ہے کہ اگر اعتکاف مساجد کے سوا دوسری جگہوں میں بھی جائز ہوتا تو مباشرت کی حرمت وممانعت کی تخصیص مساجد کے ساتھ نہ ہوتی۔ اس لیے کہ اس بات پر اجماع ہے کہ مباشرت اعتکاف کے منافی ہے۔ لہٰذا آیت میں مساجد کے ذکر سے یہ معلوم ہوا کہ اعتکاف اس کے سوا کہیں دوسری جگہ درست نہیں ہے)۔

اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے کہ ''اعتکاف کرنے والے کے لیے سنت یہ ہے کہ بلا کسی شدید ضرورت کے وہ (مسجد سے) باہر نہ نکلے، کسی مریض کی عیادت نہ کرے، اپنی بیوی کو نہ چھوئے اور نہ اس سے جماع کرے، جامع مسجد کے سوا دوسری مسجد میں اعتکاف صحیح نہیں ہے، اور معتکف کے لیے یہ بھی سنت ہے کہ وہ روزے سے ہو''۔ [بیہقی، ابوداؤد، صحیح ابوداؤد، حدیث نمبر: ۲۱۳۵، ارواء الغلیل: حدیث: نمبر: ۹۶۶]

دوسری شرط: جس مسجد میں اعتکاف کیا جائے وہ جامع مسجد (جس میں جمعہ کی نماز ہوتی ہے) ہو، تاکہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے دوسری مسجد میں جانے کی نوبت نہ آئے۔ اس لیے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گزشتہ فرمان میں یہ موجود ہے کہ ''جامع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسجد“ کے سوا دوسری مسجد میں اعتکاف کرنا صحیح نہیں ہے۔ (بیہقی میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے مبغوض اورناپسندیدہ چیز بدعت ہے، اور (جامع مسجدوں کوچھوڑکر) محلات وگھروں کی مسجدوں میں اعتکاف کرنابدعت ہے)

بعدمیں مجھے ایک صریح صحیح حدیث کی جانکاری حاصل ہوئی، جوآیت میں مذکور مساجدکوصرف تین مسجدوں: مسجدحرام، مسجدنبوی اورمسجداقصیٰ کےساتھ خاص کرتی ہے، اوروہ حدیث یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”صرف تین مسجدوں ہی میں اعتکاف درست ہے“۔[طحاوی،اسماعیلی،بیہقی،الصحیحۃ،حدیث نمبر:۲۷۸۶]

میرے علم کی حدتک اس بات کے قائل حذیفہ بن یمان، سعید بن مسیّب اور عطاء ہیں، البتہ عطاء نے مسجداقصیٰ کا ذکرنہیں کیا ہے(گویاان کےنزدیک دوہی مسجدوں میں اعتکاف درست ہے)۔ان تینوں اشخاص کےسوا (پوری امت) کا کہنا ہے کہ اعتکاف کے لیےصرف جامع مسجد ہونا ضروری ہے (مسجدحرام، مسجد نبوی اورمسجداقصیٰ کی کوئی قیدنہیں ہے)، بلکہ بعض لوگوں نےتواپنے گھرکی مسجد میں بھی اعتکاف کرنا درست مانا ہے۔ بلاشبہ وہی بات قابل اخذوعمل ہوگی جوحدیث کےموافق ہو۔و اللہ أعلم۔(جمہورامت کاقول ہی راجح ہے/مترجم)

تیسری شرط: اعتکاف کرنے والے کا روزہ دار ہونا مسنون ہے، جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں اس بات کاذکرموجود ہے۔ (امام ابن قیم نے ”زادالمعاذ“ کےاندرلکھاہےکہ کسی نے اس بات کاذکرنہیں کیاہےکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کےبغیراعتکاف فرمایاہے، بلکہ عائشہ رضی اللہ عنہا کافرمان ہےکہ اعتکاف بغیرروزہ کےدرست نہیں ہے، اوراللہ تعالیٰ نےاعتکاف کاذکربغیرروزہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کیا ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بغیر روزہ کے اعتکاف نہیں کیا ہے۔ لہٰذا جمہور سلف کی دلیل کی روشنی میں راجح قول یہ ہے کہ اعتکاف میں روزہ شرط ہے، اور اسی کو شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ نے راجح قرار دیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہیں سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ جو شخص نماز یا کسی دوسرے کام سے مسجد جائے اور وہاں جو وقت گزارے، اس میں وہ اعتکاف کی نیت کرلے تو یہ جائز نہیں ہے، اس کی صراحت شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اپنی کتاب ''الاختیارات'' میں کی ہے۔)

معتکف کے لیے جائز امور:

(۱)۔ اعتکاف کرنے والے کا قضائے حاجت کے لیے مسجد سے نکلنا، اور دھلوانے اور کنگھی کرانے کی غرض سے سر کو مسجد سے باہر نکالنا جائز ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ ''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب معتکف ہوتے تو مسجد کے اندر ہی سے اپنا سر میرے قریب کردیتے اور میں (اپنے کمرے سے) آپ کے بالوں میں کنگھی کردیتی (اور ایک روایت میں ہے کہ میں آپ کا سر دھول دیتی، اور آپ کے اور میرے درمیان دروازے کے چوکھٹ کے سوا کچھ نہ ہوتا اور میں اس وقت حیض سے ہوتی) اور آپ اپنے انسان کی (طبعی) ضرورت کے سوا کسی اور کام سے گھر میں داخل نہیں ہوتے تھے۔ [بخاری، مسلم، ابن ابی شیبہ، احمد، صحیح ابی داؤد، حدیث نمبر: ۲۱۳۱، ۲۱۳۲]

(۲)۔ معتکف اور غیر معتکف کے لیے مسجد کے اندر وضو کرنا جائز ہے، اس لیے کہ اس آدمی کا فرمان ہے جس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی: ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ہلکا وضو فرمایا''۔ [بیہقی بسند جید، احمد: ۳۶۴/۵ بسند صحیح]

(۳)۔ معتکف کے لیے مسجد کے کسی گوشے میں چھوٹا سا خیمہ لگانا جائز ہے۔ اس لیے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے آپ کے لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خیمہ لگا دیتی تھیں جب آپ اعتکاف کرتے“۔[بخاری ومسلم]

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایک چھوٹے سے خیمے میں اعتکاف فرمایا، جس کے دروازے پر چٹائی کا پردہ لگا ہوا تھا۔[صحیح ابی داؤد، حدیث نمبر:۱۲۵۱]

(۴)۔عورت کے لیے اپنے اعتکاف کرنے والے شوہر کی زیارت کرنا اور شوہر کا اسے مسجد کے گیٹ تک چھوڑنے کے لیے جانا جائز ہے۔اس لیے کہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے کہ ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (رمضان کے آخری عشرہ میں مسجد کے اندر) معتکف تھے، تو میں رات کے وقت آپ کے پاس آپ کی زیارت کے لیے آئی، آپ کے پاس اس وقت دیگر ازواج مطہرات موجود تھیں (جو مجھے دیکھ کر) چلی گئیں، میں نے کچھ دیر آپ سے گفتگو کی، پھر میں واپس آنے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی، تو آپ نے فرمایا: جلدی نہ کرو، میں تمہیں چھوڑ آتا ہوں، اور آپ مجھے چھوڑنے کے لیے میرے ساتھ ہو لیے، اس وقت میرا مسکن اسامہ بن زید کے گھر میں تھا، آپ جب مسجد کے اس دروازے تک پہنچے جو ام سلمہ کے دروازے سے قریب تھا، تو انصار کے دو آدمیوں کا گذر ہوا، جب ان کی نگاہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑی تو وہ تیزی سے نکل گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رک جاؤ، (دیکھو یہ میری بیوی) صفیہ بنت حیی ہے، یہ سن کر دونوں نے کہا: سبحان اللہ، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”شیطان انسان (کی رگوں) میں خون کی طرح دوڑتا ہے، اور مجھے اس بات کا اندیشہ ہوا کہ وہ تمہارے دلوں میں کوئی شر نہ ڈال دے، یا کوئی ایسی ویسی بات نہ ڈال دے“۔[بخاری ومسلم، صحیح ابی داؤد، حدیث نمبر:۲۱۳۳، ۲۱۳۴]

اتنا ہی نہیں، بلکہ عورت کا اپنے شوہر کے ساتھ، یا تنِ تنہا اعتکاف کرنا بھی جائز ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ”رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی ازواج مطہرات میں سے ایک مستحاضہ بیوی (جسے رگ کا خون آرہا تھا) نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعتکاف کیا، (ایک روایت میں ہے کہ وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا تھیں)، وہ خون میں سرخی اور زردی دیکھتی تھیں، بسا اوقات ہم ان کے نیچے طشت رکھ دیا کرتی تھیں اور وہ نماز پڑھتی رہتی تھیں''۔ [بخاری، صحیح ابی داؤد، حدیث نمبر: ۲۱۳۸، ایک دوسری روایت سعید بن منصور کی فتح الباری: ۲۸۱/۴ کے اندر ہے، امام دارمی (۲۲/۱) نے آپ کی اس بیوی کا نام ''زینب'' بتایا ہے]۔

نیز عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے رہے یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی، پھر آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات نے اعتکاف کیا''۔ [بخاری ومسلم]

اس حدیث میں بھی اس بات کی دلیل موجود ہے کہ (مردوں کی طرح) عورتیں بھی اعتکاف کرسکتی ہیں۔ لیکن بعض دوسری حدیثوں سے پتہ چلتا ہے کہ عورتوں کا اعتکاف کرنے کے لیے اپنے ولیوں سے اجازت لینا، فتنہ سے مامون ہونا اور اختلاط مردوزن سے محفوظ ہونا ضروری ہے۔ اور فقہی قاعدہ بھی ہے: ''**درء المفاسد مقدم علی جلب المصالح**'' (مفاسد کا ازالہ مصالح کی تحصیل پر مقدم ہے)۔

(۵) ہم بستری سے اعتکاف باطل ہوجاتا ہے، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿**ولا تباشروهن وأنتم عاكفون في المساجد**﴾ (اور جب تم مسجدوں میں حالت اعتکاف میں ہو تو اپنی بیویوں سے مباشرت نہ کرو)، اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے کہ ''اعتکاف کرنے والا شخص جب مباشرت کرلے تو اس کا اعتکاف باطل ہوجاتا ہے، اور اسے ازسرنو اعتکاف کرنا ہوگا''۔

[ابن ابی شیبہ: ۹۲/۳، وعبدالرزاق: ۳۶۲/۴، بسند صحیح]

البتہ اس پر کوئی کفارہ عائد نہیں ہوگا، اس لیے کہ اس کا ثبوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام سے نہیں ملتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

فہرست موضوعات

عناوین	صفحات
تقدیم: شیخ احمد مجتبیٰ مدنی	5
عرض ناشر: شیخ محمد کلیم انور تیمی مدنی	9
عرض مترجم	18
مقدمہ مؤلف	21
فصل اول: قیام رمضان	
قیام رمضان کی فضیلت	22
لیلۃ القدر اور اس کی تحدید	//
قیام رمضان میں جماعت	23
خواتین کی شمولیت	24
رکعات کی تعداد	25
قراءت قرآن	26
قیام اللیل کا وقت	28
نماز تراویح پڑھنے کا طریقہ	30
نماز وتر میں قراءت	33
دعاء قنوت اور اس کے مسائل	//
وتر کے بعد کی دعائیں	34
وتر کے بعد کی دو رکعتیں	35
فصل دوم: اعتکاف	
اعتکاف کی مشروعیت	36
اعتکاف کی شرطیں	37
معتکف کے لیے جائز امور	39